امام العاشقین حضرت سیدنا

خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ

کی

دندان شکنی کی تحقیق

تصنیف

فیض مجسم حضرت علامہ مفتی محدث وقت

ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی

بہاولپور

ناشر: تحریک اویسیہ پاکستان

نام کتاب۔۔۔۔۔سیدنا خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وندان شکنی کی تحقیق

مصنف۔۔۔۔۔۔فیض مجسم علامہ ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی بہاولپور

حسب الحکم۔۔۔۔علامہ پیر غلام رسول اویسی

سجادہ نشین دربار اُویسیہ علی پور چٹھہ شریف

حسب فرمائش۔۔۔علامہ پیر محمد تبسم بشیر اویسی ایم۔اے

سجادہ نشین مرکز اُویسیاں نارووال

ناشر۔۔۔۔۔۔۔تحریک اُویسیہ پاکستان

تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔1100

ہدیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔15روپے

ملنے کے پتے:

(1) آستانہ عالیہ اویسیہ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔

(2) مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور۔

(3) جامعہ اویسیہ کنزالایمان نارووال۔

(4) جامعہ اویسیہ سیرانیہ تجوید القرآن کاموں کی۔

انتساب

سلطان الاولیاء، برہان الاصفیاء حضرت الشیخ الحافظ محمد عبدالخالق اُویسی حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام جنہوں نے سیدنا خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بارہویں صدی میں براہِ راست عالم بیداری میں فیض پا کر سلطان السالکین، برہان الواصلین سیدنا محمد عبداللہ المعروف محکم دین سیرانی قدس سرہ کو سلسلہ اُویسیہ کا سرتاج بنایا اور ان دونوں کے فیض سے سلسلہ اُویسیہ نے پاک و ہند میں شہرت دوام پائی۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابوالصالح علامہ

محمد فیض احمد اویسی رضوی

بہاولپور پاکستان

۲۳ ذیقعد ۱۴۲۶ھ بروز سوموار قبل صلوۃ العصر

بمطابق 26 دسمبر 2005ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اس سے اسلاف کی مذمت و تنقیص وتحقیر مراد ہے اور یہ قرب قیامت میں ہورہا ہے۔ بدمذاہب شیعہ، وہابی، دیوبندی وغیرہ تو انبیاء وصحابہ اور اولیاء کرام کی تحقیر و تنقیص کرتے چلے آئے اور قیامت تک کرتے رہیں گے۔ یہ انکا مذہب ہے اور اس کو وہ دین کی خدمت تصور کرتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ اب یہ بیماری اس فرقہ میں بھی گھس آئی ہے کہ جن کے مذہب کا اوڑھنا بچھونا انبیاء واولیاء علیہم السلام کا ادب اور عشق اور تعظیم وتکریم تھا۔ اب وہ عمداً یا لاشعوری میں بے ادبی و گستاخی کے مرتکب ہورہے ہیں اور بدمذہبوں کی طرح یہ بھی اپنے دین کی خدمت سمجھ رہے ہیں۔ انکے لئے یہ بیماری اسی صدی کی پیداوار ہے ورنہ مجھے یقین ہے کہ سابق صدیوں میں اس فرقہ میں ایسی بات نہ تھی کوئی اکادکا اس نحوست سے ملوث ہوتا تو دبادیا جاتا۔ لیکن آج خدا کی پناہ کہ جو بھی سر اٹھاتا ہے تو وہ خود بھی بااثر ہوتا ہے اور اس کے مؤیدین بھی قدآور شخصیات ہوتی ہیں۔ میرے جیسے ان کے مقابلے میں بے اثر ہو کر رہ جاتے ہیں لیکن اللہ اپنے فضل وکرم سے حق کا بول بالا فرماتا ہے اور باطل کو مٹاتا ہے اور ایسی شرارتیں ان کے اذہان سے اُبھرتی ہیں جن پر اللہ کی ناراضگی کا کوئی سبب ہوتا ہے۔ عموماً ٹیڈی مجتہدین، پروفیسر، ڈاکٹر قسم کے لوگ ہوتے ہیں یا پھر مقررین قسم کے مولوی کہ جنہیں علمی سرمایہ

توز ہے نصیب لیکن ہیچو ماد یگرے نیست کی پونجی سے ان کے تھیلے پر ہوتے ہیں۔

چند امور بطور نمونہ یاددہانی کیلئے حاضر ہیں تاکہ یقین ہو کہ سینوں میں ہی یہ فتنے اٹھے اور مٹے نہیں آگے بڑھ رہے ہیں۔ مثلاً

(۱) مغفرت ذنب

(۲) سیدنا عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صرف اپنے وقت کے غوث تھے اور وہ بھی علی الاطلاق اپنے دور میں اولیاء سے افضل نہ تھے۔ آپ کے زمانہ میں بھی آپ سے بیشمار اولیاء افضل موجود تھے۔

(۳) آپ کا قدم موجودہ دور کے اولیاء پر تھا اولین وآخرین اولیاء اس میں شامل نہیں۔ فقیر نے ان کے اوہام فاسدہ کا قلع قمع کیا ہے۔ "ضنحیم تصنیف" محقق الاکابر فی قدم الشیخ عبدالقادر" لکھی ہے مطبوعہ ہے۔

(۴) سیدنا خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نام کا کوئی بزرگ نہیں تھا۔ صرف خیالی انسان ہے (معاذ اللہ) امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا بہترین رد لکھا جس کا خلاصہ فقیر نے ذکر اُویس' تصنیف میں لکھا ہے لیکن یہ تصور دور حاضر میں کسی کا نہیں۔ سابق دور میں اسکا رد امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ جیسے محقق امام نے خوب لکھا فجزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔

(۵) امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نہ مسند حاصل ہے

نہ خرقہ۔ اسکا رد اسلاف نے بھی لکھا ان کے فیض سے فقیر نے دو رسالے لکھے۔

(۱) ازاحۃ الشجن (۲) خرقہ پوشی کا ثبوت۔

(۶) سیدنا خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کا سلسلہ اُویسیہ جعلی ہے۔ فقیر نے اسکا رد لکھا۔ "سلسلۂ اُویسیہ کا ثبوت" مطبوعہ ہے۔

(۷) سیدنا خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خرقہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے نہیں ملا یہ بھی ایک خیال ہے اسکا رد رسالہ خرقہ پوشی میں آچکا ہے۔

(۸) سیدنا خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت کیلئے مدینہ طیبہ آئے بھی نہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

تفصیل لکھوں تو ایک علیحدہ تصنیف چاہیے۔ یہاں اس اعتراض کا جواب دینا ہے کہ حضرت اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے عشق میں دانت توڑنے کا واقعہ من گھڑت ہے۔ کسی معتبر کتاب میں اسکا ذکر نہیں۔ بلکہ عقلاً ونقلاً دونوں طرح غلط ہے۔ وغیرہ وغیرہ

یہ اعتراض بہت پرانا ہے لیکن اسی صدی میں جس صاحب نے اعتراض کیا ہے وہ بھونڈے طریقے سے اور دلخراش ہے۔ وہ ایک مکتوب کی صورت میں ہے۔ ناظرین وہ تحریر پڑھ لیں اسکے بعد فقیر کے معروضات حاضر ہونگے۔

انشاء اللہ

حضور فیض مجسم، محدث وقت، محقق العصر حضرت قبلہ علامہ مفتی ابوالصالح

علامہ فیض احمد اویسی رضوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم! ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ـــــــــــــــــــــــــــ مزاج شریف

ایک نام نہاد عالم نے نہایت توہین آمیز لہجہ میں حضور سیدنا خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مندرجہ ذیل جملے خطاب میں کہے:

(1) سیدنا خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تو خود پتہ نہیں کہ میں نے جنت میں جانا ہے یا نہیں۔ تم لوگ کہتے ہو کہ دوزخ میں میں تو کیا میرا سایہ نہ جائے گا۔

(2) جو لوگ سیدنا خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کہتے ہیں کہ انہوں نے عشقِ رسول ﷺ میں دانت مبارک نکال دیئے یہ بکواس ہے۔ جن مصنفین نے یہ واقعہ لکھا وہ شیعہ نواز تھے۔ وغیرہ وغیرہ۔ آپ خصوصی شفقت فرماتے ہوئے مندرجہ بالا جملوں کی روشنی میں قرآن وسنت اور براہینِ قاطعہ سے ارشاد فرمائیں کہ یہ کہاں تک درست ہے؟ اگر یہ باتیں غلط ہیں تو کہنے والے کو کیا کرنا چاہیے؟ تفصیل سے تحریر فرمائیں تا کہ عوام اہلسنت کی درست سمت راہنمائی ہو سکے۔

والسلام

پیر محمد تبسم بشیر اویسی

سجادہ نشین مرکز اُویسیاں نارووال

تبصرہ اُویسی غفرلہ

خط کا تفصیلی جواب انشاء اللہ آئندہ چل کر عرض کرونگا یہاں صرف خط کے بارے میں عرض کرنا ہے۔

(1) مقرر صاحب نے لاشعوری میں کہا ہے جو کچھ کہا ہے اس سے انہیں توبہ لازم ہے۔ ان کے لہجہ بیان سے ولیء کامل کی شان میں گستاخی ٹپکتی ہے۔ اگر انا کا مسئلہ بنالیں اور توبہ نہ کریں تو انکا اپنا دارین کا خسارہ ہے۔

(2) یہ قصہ من گھڑت نہیں اسکی الحمد للہ حقیقت معتبر و مستند کتب میں مذکور ہے اور دلائل شرعیہ کی روشنی میں صحیح بھی ہے۔

(3) شیعوں کا بنایا ہوا نہیں اہلسنت بھی قائل ہیں۔ یہ کب ضروری ہے کہ جو شیعہ کا مسئلہ ہو وہ اہل سنت نہ مانیں جبکہ وہ حق ہو۔ مثلاً ہم بھی پنجتن پاک کو مانتے ہیں اور شیعہ بھی۔ اس پر فقیر کا رسالہ "پنجتن پاک کہنے کا ثبوت" موجود ہے۔ وہ بھی اہلبیت کو مانتے ہیں ہم اہلسنت بھی وغیرہ وغیرہ یہ علیحدہ بات ہے۔ ان کا کسی مسئلہ کو ماننے کی حقیقت اور ہوتی ہے اور ہمارے ماننے کی حقیقت اور۔ مثلاً شیعہ سیدنا اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس لئے عقیدت رکھتے ہیں کہ آپ نے غزوہ صفین میں امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بجائے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ساتھ دیا اور اسی غزوہ میں شہید ہوئے۔

لہٰذا مقرر صاحب کا یہ طعنہ سراسر غلط ہے۔ ہم سیدنا خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس لئے عقیدت رکھتے ہیں کہ وہ عشق کے امام ہیں۔ علاوہ ازیں شیعہ دندان شکنی سے ماتم کی دلیل بناتے ہیں جو کہ سراسر غلط ہے۔ اس لئے مقیس اور مقیس علیہ میں تضاد ہے۔ حالانکہ انہیں توافق ضروری ہے اور ہم اسے عشق اور فنافی الرسول ﷺ کی دلیل بناتے ہیں۔ فرقیت از کجا تا کجا

مقرر صاحب نے قیامت میں ان واعظین میں خود کو شامل کیا ہے کہ جو دوزخ میں سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ کیونکہ انہوں نے اپنی تقریر میں فتنہ بپا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ۔"

اس پر مزید بیان آئندہ علیحدہ عرض کروں گا۔ (انشاء اللہ)

عطار قدس سرہ کی گستاخی

مقرر صاحب نے بڑی گستاخی یہ کی کہ شیخ عطار قدس سرہ کو شیعوں سے مرعوب (بزدل) بنادیا۔ حالانکہ جانتے ہیں کہ سنی عام آدمی ہو کر بھی حق کیلئے سر بکف ہو جاتا ہے۔ چہ جائیکہ ایک کامل ولی کی جس کے لئے عارف رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود کو انکے سامنے ایک خادم کی حیثیت ظاہر کرتے ہیں اور عارف رومی تو عالم اسلام کے اولیاء کرام کے ملجاء و ماویٰ ہیں۔ ان کی شان کاملین ہی جانتے ہیں۔ حضرت شیخ عطار

اور عارف رومی قدس سرہ کے فضائل وکمالات کے لئے دیکھئے فقیر کی تصنیف فیض القوی فی فضائل المثنوی المعنوی ومقدمہ صدائے قوی شرح مثنوی معنوی (جلد اول) مقرر صاحب نے ایک عارف کامل پر طنز کر کے اپنی عاقبت خراب کی ہے۔

چوں خدا خواہد کہ پردہ کشد --------☆-------- میلش اندر طعنہ پاکاں نوند

فقیر کی مقرر صاحب سے مخلصانہ اپیل ہے کہ وہ فوراً اس گستاخی سے توبہ کرے۔ ورنہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یادر ہے کہ سیدنا خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دندان شکنی کا واقعہ نہ صرف تذکرۃ الاولیاء میں ہے بلکہ بڑی مستند بیسیوں کتابوں میں موجود ہے۔ چند ایک کے اسماء ملاحظہ ہوں:

(1) تذکرۃ الاولیاء للشیخ العطار قدس سرہ (2) حیوۃ الذاکرین (3) لوامع الانوار فی طبقات الاخیار (4) معدن العدنی ملا علی قاری اگرچہ اس کا آپ نے رد بھی کیا ہے اس کے جوابات فقیر نے عرض کئے ہیں۔ (5) مواؤ الشرعیہ شرح شرعۃ الاسلام (6) لطائف نفیسیہ فارسی ترجمہ حیات اویس مولانا احمد بن محمود 1256ھ۔ (7) منہاج العابدین مصنف مولانا عبداللہ (8) خزینۃ الاصفیاء مفتی غلام سرور مرحوم (9) سفینۃ الاولیاء (دارا شکوہ)

نوٹ: ۔۔۔۔اہل دل کیلئے اتنا ہی کافی ہے۔ منکر کیلئے ہزاروں کتب بھی ناوافی۔

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا

یہ مثال دندان شکنی کے منکرین پر فٹ آتی ہے۔ ان حضرات محدثین بالخصوص حضرت علامہ ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ الباری کا سہارا لیا کہ ''قصہ دندان شکن'' کا انکار کیا ہے لیکن ان حضرات نے اس قاعدہ سے عمداً لاشعوری میں محدثین کے قاعدہ کی طرف توجہ نہیں فرمائی وہ یہ کہ محدثین کا انکار من حیث السند ہوتا ہے۔ بسا اوقات انکا انکار سراسر غلط بھی ہوتا ہے جسے ان جیسے محدثین بتا سکتے ہیں۔ مثلاً سیدنا خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجود کا انکار امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا۔ لیکن اس کا رد امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے تفصیلاً بیان فرمایا۔

ملا علی القاریؒ کے انکار کی تقریر

جیسا کہ ہم نے کہا کہ تذکرۃ الاولیاء، حیوٰۃ الذاکرین، نوامع الانوار فی طبقات الاخیار وغیرہ معتبر کتب میں آپ کے دندان شکنی کا حال لکھا ہے۔ مگر ملا علی القاری کتاب معدن العدنی میں اور ایک دوسرے رسالہ (جو انہوں نے موضوع احادیث کے بیان میں تصنیف کیا ہے) میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ سیدنا خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب حضور پیغمبر خدا ﷺ کے دندان مبارک کے شہید ہونے کا حال سنا تو اس کے رنج وملال میں اپنے تمام دانت توڑ ڈالے اس کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ کام شریعت کے خلاف ہے۔ اس لئے کسی صحابی نے ایسا نہیں کیا اور

اس کو عیب جانتے ہوئے بھی سوائے نادانوں کے یہ فعل کسی سے صادر نہیں ہو سکتا۔ نیز خرقہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ تک پہنچنا اور آپ سے دیگر مشائخ کو ملنا کسی معتمد اور معتبر حدیثؒ سے ثابت نہیں ہوتا اور نہ ہی تلقین ذکرِ خفی وجلی ثابت ہے اور حضرات ابو بکر اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ذکرِ خفی وجلی ثابت بھی نہیں ہے اور حضرات ابو بکر اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ذریعہ سے بھی حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے خرقہ کے پہنچنے کو منسوب کرنا بھی اس اہل سیر اور محدثین کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ (معدن العدنی ملا علی القاریؒ) (قلمی مبارکہ اویسی غفرلہ)

شرح احیاء العلوم اور ایک رسالہ مصنفہ ملا علی قاری میں لکھا ہے کہ بقول عراقی رحمۃ اللہ علیہ حدیث یہ ہے۔

"انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن اوجانب الیمن۔" کی بھی کوئی اصلیت معلوم نہیں ہوتی۔

جواب: ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے یہ مطلب ہے کہ یہ واقعات احادیث سے ثابت نہیں ہوتے۔ حالانکہ کتب سیر و مذاکرات مشائخ میں یہ واقعات بخوبی پائے جاتے ہیں اور ثبوت کے لئے یہ کتب کافی ہیں۔ جس کے حوالہ جات اوپر مذکور ہوئے۔

سوال: ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے یہ شبہ وارد ہو سکتا ہے کہ شیخ

فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ جیسے اور شیخ عبداللہ مطری رحمۃ اللہ علیہ جلیل القدر اولیائے کاملین کی تصنیفات میں جو خرقہ پہنچنے، دندان مبارک توڑ ڈالنے اور حدیث:

"انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن او جانب الیمن" کا ذکر ہے وہ حق وصداقت سے دور اور غیر معتبر ہے اس لئے کہ نصِ حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

تحقیقی جواب نمبر1: سب جانتے ہیں کہ یہ حضرات کاملین میں سے تھے اور جس قدر علوم باطنی اور کشف وکرامت میں کامل تھے ان کو علومِ ظاہری میں بھی اسی قدر پوری پوری دسترس وکرامت وکمال حاصل تھا۔ اس لئے جب ان حضرات نے ان روایات کو اپنی تصانیف میں درج فرمایا اور ان پر اعتبار کیا تو پھر کس طرح ان کو غیر معتبر اور غلط مانا جائے اور غیر معتبر روایات کا لکھنا ان حضرات سے قطعی بعید تھا۔ انہوں نے خود ہی پوری تحقیق کے بعد ہی ان کو لکھا ہوگا۔ بایں ہمہ اگر پھر بھی ان روایات کو معتبر نہ مانا جائے تو گویا ان بزرگوں کی ولایت اور کمال علمی سے انکار کرنا ہے اور ایسے اعتقادات سے معصیت اور ضلالت میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

جواب نمبر2: یہ ہوسکتا ہے کہ یہ روایات صاحبِ شریعت اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے سینہ بہ سینہ حضرات مشائخ تک پہنچی ہوں اور ان حضرات کے علم میں وہ صحیح اور معتبر ہوں اور ملا علی قاری کے احاطہ علم میں نہ آئی ہوں اور وہ ان کی

تصدیق نہ کر سکے ہوں اس لئے کہ علم کی نہ کوئی حد ہے اور نہ ہی انتہا۔ جیسے امام مالک کو سیدنا خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجود کی خبر نہ تھی۔

قاعدہ علم حدیث: حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسائل کے دسویں رسالہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی چیز کسی شخص کے نزدیک ثابت نہ ہو تو اس سے لازم نہیں آتا کہ دوسرے کے نزدیک ثابت نہ ہو۔ پھر پچاسویں رسالہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت عمر و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں کو یا دونوں سے صرف ایک کو دیکھنا اور ان سے صحبت رکھنا ایسی معتبر روایات سے ثابت ہے کہ اس میں کوئی شک وشبہ ہو سکتا ہی نہیں بلکہ یہاں تک بھی دلائل صحیحہ سے ثابت ہے کہ سیدنا خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی آخری عمر میں جنگِ صفین میں جا کر حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے بیعت کی تھی (اس کا مفصل ذکر آپ کی شہادت کے بیان میں درج ہے۔)

جواب نمبر 3: شریعت کے خلاف بھی نہیں اس سے یہ امر عشق اور محبت میں ہوا۔ جیسے سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ازدھا کے سامنے جان دے چکے۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خیبر میں نماز عصر قضا کر دی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طواف کعبہ سے انکار کر دیا وغیرہ وغیرہ۔

جواب نمبر 4: ایک روایت میں ہے کہ دانت خود بخود نکلے اس لئے کہ یہ

نائیت کا مقام تھا۔ چنانچہ کتاب مواۃ الشرعیہ شرح شرعۃ الاسلام کی چالیسویں فصل میں
و شخصوں میں دوستی اور برادری کے حال میں ہے کہ:

" وان یکون نفساهما کنفس واحدة: متزاجا ویتلاقا
حتی یجد فی فمه لذة ماکل اخوة۔"

ترجمہ: مزاجی اعتبار سے دو جانیں مثل ایک جان کے ہیں۔ یہاں تک کہ
گر ایک ان میں سے کچھ کھاتا ہے تو دوسرا اس کی لذت محسوس کرتا ہے۔ یہاں بھی ایسا
وا کہ جب مشرکین قریش نے جنگ حنین میں پیغمبر خدا ﷺ پر پتھر مارے اور آپ ﷺ
کے آگے کے دندان مبارک شہید ہو گئے تو سیدنا اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ واقعہ
ن کر اپنے دانت توڑ ڈالے۔ یہ باتیں ایک بزرگ کے کچھ مرید خانقاہ سے باہر بیٹھے
وئے کر رہے تھے وہ بزرگ اندر سے سن رہے تھے بعدہٗ شیخ نے مریدوں کو بلا کر کہا کہ
س وقت تم یہ باتیں کر رہے تھے اس وقت سیدنا خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
رے مرید کہہ رہے ہیں کہاں تک درست ہے؟ فرمایا کہ میرے دانت بغیر توڑے
و دہی جھڑ گئے تھے۔

لیل منصوری: جب شیخ منصور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے بھائیوں نے دار
سے کھینچا تو ان کے خون کا قطرہ زمین پر ٹپکتا تھا اس سے نقش انا الحق پیدا ہو جاتا
تا۔ اس عجیب روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ اُویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے

دانت توڑے نہ تھے بلکہ اس رشتہ معنوی اور تعلق روحی اور عشق و محبت کے سبب جوان ک

حضور سردار دو جہاں ﷺ سے تھا آپ کے دندان مبارک خود ہی جھڑ گئے تھے۔

دلیل از عشق مجنون

سچے عاشقوں کے حالات میں اس قسم کے واقعات بہت پائے جا

ہیں۔ مثلاً شیخ سعدی قدس سرہ مجنون کے حال میں ایک واقعہ لکھتے ہیں۔

شنید ستم کہ روزے گرد لیلیٰ

بقصد فصد سونے نیش میلے

چوز دلیلے مجی نیش از پے خوں

یہ وادی رفت خون از دستِ مجنون

ترجمہ: ”میں نے سنا ہے کہ ایک دن لیلیٰ نے خون نکلوانے کا ارادہ کیا۔ جب

لیلیٰ نے خون نکلوانے کیلئے ہاتھ پر نشتر لگوایا تو اسی وقت مجنون کے ہاتھ سے بھی خو

جاری ہو گیا۔“

فائدہ: مولانا عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ کتاب منہاج العابدین اور معر

المسلمین میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قصہ محب

ومودت پر ہے۔ اسی لئے تو چار دانت آپ کے ٹوٹے تھے جبکہ چار ہی دانت مبار

حضور ﷺ کے شہید ہوئے تھے اور یہی روایت مشہور ہے۔

دلیل عقلی از نقل: سیدنا خواجہ اُویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اپنے دانتوں کو حالت سکر اور غلبہ حال میں شہید کر ڈالنا جائز بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ایسے مغلوب الحال اور مست الست بزرگوں سے اس قسم کے بظاہر خلاف شرع افعال اکثر سرزد ہوتے رہے ہیں۔ مثلاً حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے تنویر لحیہ، داڑھی صاف کرانا، خرق ثیاب، کپڑے پھاڑ ڈالنا اور القاء دراہم در آب، روپیہ، پیسوں کو دریا میں پھینک دینا وغیرہ جیسے افعال خلاف شرع کا ذکر کتب سے ثابت ہے۔

خلاصۃ البحث: نہ صرف دانت توڑنے کے مسئلہ میں بعض حضرات کو انکار ہے بلکہ اکثر اسلامی مسائل کا یہی حال ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس مسئلہ کی روایت جن حضرات کو نہیں ملتی انہیں تو وہ انکار کرتا ہے اور کشفی روایات تو خصوصیت سے محدثین کے انکار کی زد میں ہیں۔ دانت توڑنے والی روایت انہی کشفی روایات سے ہے۔

شیخ محقق کا فیصلہ: حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی چیز کسی ایک کے ہاں ثابت نہ ہو تو اس سے لازم نہیں فی نفسہ وہ صحیح بھی نہ ہو۔ ہو سکتا ہے کہ بعض کے نزدیک یہ روایت سینہ بہ سینہ مشائخ کو پہنچی ہو۔"

عشق میں اتنی یکتائی ہو جاتی ہے کہ جب محبوب کو کوئی عارضہ لاحق ہوتا ہے تو عاشق کو بھی وہی عارضہ ضرور پہنچتا ہے۔ چنانچہ لیلیٰ کا قصہ مجنون کے جسم پر اثر انداز ہو رہا ہے۔ بعینہ سیدنا خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی یہی کیفیت تھی۔

تحقیق مزید: محدثین کرام کا یہ معیار ہے جو بحیثیت سند کے ان تک محدود ہے۔ اگر اسلام کے ہر مسئلہ کو ان کے معیار پر رکھا جائے تو اکثر مسائل بالخصوص صوفیانہ پروگرام ختم ہو جاتا ہے۔ مثلاً سلاسل طیبہ میں اُویسیہ سلسلہ کا دارومدار سیدنا اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہے۔ لیکن بعض محدثین بلکہ خود امام مالک رحمۃ اللہ علیہ آپ کے وجود کے قائل نہیں اور سلاسل قادریہ چشتیہ سہروردیہ کا دارومدار سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ پر ہے۔ لیکن بعض محدثین کی اس کی تردید میں بلند پایہ تصانیف موجود ہیں اور بعض محدثین ان کے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فیض پانے کے قائل نہیں ہیں۔

ملا علی قاری اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ منکرین میں سے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے بڑے بڑے محدثین، فقہاء، مجتہدین کی بلند پایہ تصانیف موجود ہیں۔ سلسلہ نقشبندیہ کا دارومدار سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ لیکن ان کے خلیفہء اول حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان سے ملاقات کے بہت سے محدثین منکر ہیں۔ اس لئے صوفیاء کے اصول کو جب تک نہ مانا جائے گا بات نہ بنے گی۔ صوفیاء کرام کا اس بارے میں کشف والہام کو بہت دخل ہے اور اہل کشف تمام کے تمام سیدنا خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے مشرف ہوئے تو اس واقعہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جب

میرے آقا علیہ ﷺ پر یہ صدمہ ہو رہا تھا تو میرے دانت خود بخود جھڑ گئے۔

غیر متعصب اہل علم کیلئے

دانت توڑنے والی روایات تو بہت بڑی بات ہے۔ سیدنا خواجہ اُویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایسے متعدد امور کا محدثین کرام کو انکار ہے لیکن اگر ہم انکار کریں تو کافر و فاجر تو نہیں ہوں گے لیکن عوام کی نظروں میں خراب اور برے نظر آئیں گے۔ مثلاً خود ذات اُویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا امام مالک کے علاوہ متعدد محدثین نے انکار کیا ہے جیسے کہ ابن حبان کا بیان ہے کہ ہمارے بعض اصحاب ان کے وجود کے منکر تھے۔ یا عمرو بن مرہ اور ابو اسحاق ان سے لاعلمی ظاہر کرتے تھے۔

2) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اسناد محل نظر ہے گویا حضرت اُویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کے اعتبار سے ضعیف ہیں۔ یہ امام بخاری کی رائے ہے۔ ورنہ دوسرے محدثین کے نزدیک ثقہ بلکہ بڑے محدثین آپ کے مداح ہیں۔ امام مسلم نے فضائل نقل کئے انکے علاوہ مسند احمد دلائل بیہقی وحلیۃ الاولیاء مسند ابو یعلی مسند ابو عوانہ مستدرک حاکم وغیرہ میں آپ کے بے شمار فضائل ہیں بلکہ امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ آپ کے فضائل میں مستقل تصنیف معدن العدنی لکھی۔

3) محدثین ہوں یا مورخین جو کچھ لکھیں وہ انکی شرائط کا معاملہ ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ ان کے انکار سے اصل واقعہ کا انکار نہیں لیا جاسکتا جب تک اس کی نفی صحیح سند

اور معتبر نقل سے نہ ہو۔ مثلاً اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نعلین
سمیت عرش پر حضور علیہ ﷺ کے تشریف لے جانے کی روایت کا انکار کیا ہے۔ اس لئے
نہیں کہا جا سکتا کہ آپ نے سرے سے واقعہ کا انکار کیا۔ کیونکہ آپ کے انکار تصر
میں نے نہیں دیکھی بلکہ فقیر کو بڑے ائمہ کی تصریحات ملی ہیں۔ اس موضوع پر فقیر
رسالہ لکھا۔

(4) کسی راوی کو بعض محدثین ضعیف کہیں حالانکہ اس راوی کی روایت ثابت ہ
دوسرے محدثین ان کی روایت کے پیش نظر اس کے ثقہ ہونے کے دلائل تلاش کر
اسے ثقہ ثابت کریں۔ جیسے کتابت نسواں کے راویوں میں ایک راوی کو ضعیف کہا گ
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل سے انہیں ثقہ ثا
فرمایا۔ تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ کتابت نسواں۔

(5) سیدنا خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ہر معاملہ کو بڑی جدوجہد
پوشیدہ رکھنا چاہتے تھے۔ یہاں تک کہ خود اپنی ذات کو بھی دانت توڑنا تو بڑا معا
اسے آپ نے کتنا مخفی رکھا ہوگا۔ پھر اس کا جس صورت میں ظاہر ہونا ثابت ہوا ہو
اسے بیان کرنے والوں نے ایک انہونا امر ایسے بیان کیا ہوگا کہ جیسے وہ ہوا ہی نہیں

(6) عشق وسکر میں دانت توڑے گئے۔ جن حضرات نے اسے غیر شرعی
انہوں نے انکار کر دیا اور قاعدہ اسلامیہ ہے کہ عشق وسکر کا امر شرعاً قبیح نہیں جنہوں

سے قباحت کا فتویٰ صادر کیا اس پر محققین نے ملامت کی یا کم از کم ان کے فتویٰ کو ٹھکرا دیا۔ فقیر چند مثالیں پہلے بھی اجمالاً لکھ چکا ہے۔ اب قدرے تفصیل سے عرض ہے۔

عشق و مستی اور سکر: جو امور عشق و مستی اور سکر میں صادر ہوں وہ اگر چہ بظاہر شرعاً عدم جواز میں داخل ہیں۔ لیکن خود شرع ایسے حالات میں جائز بھی قرار دیتی ہے۔ اس پر ضخیم تصنیف پیش کی جا سکتی ہے۔ لیکن اختصار کے پیش نظر چند مثلہ حاضر ہیں۔

(1) سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غار ثور میں جان کا نذرانہ پیش کر دیا یہاں تک تو سکر بھی نہیں بلکہ ہوش و حواس بحال اور عمداً کیا جو کچھ کیا۔

(2) بار ہا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور نبی کریم ﷺ کے لئے دشمنوں کے سامنے ڈھال بن کر جان جان آفرین کو دیدی یا کم از کم اتنے زخم کھائے کہ جسم تو چھلنی ہو گیا لیکن رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس محفوظ و معمون رہی۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز اسی موضوع کے مطابق لکھتے ہیں کہ عوام کو اپنی بعض مرادات عظیمہ ملنے سے نادراً اور حضرات اولیائے کرام قدست اسراہم کو ہنگام ورود واردات عظیمہ و تجلیات فخیمہ بکثرت حاصل ہوتا ہے۔ یعنی غایت سرور و شادمانی کہ مجامع قلب کو یک لخت محیط ہو کر تمام این و آن سے غافل محض کر دے۔ ہزاروں پر یہ امر ایسی کیفیت لاتا ہے کہ حتی تعلمو اماتقولون کی حد سے گزار دیتا ہے۔ آخر

نہ دیکھا کہ حدیث صحیح میں حضور اقدس سرورِ کائنات ﷺ نے تمثیلاً ایک بندے کا حال
کیا ارشاد فرمایا کہ بیابانِ مہلک میں ناقہ پر سوار جاتا تھا۔ ناقہ چھوٹ گیا۔ اسی پر کھا
پانی تھا۔ جب ملنے کی امید نہ رہی اور گرمی و تشنگی نے جان پر بنا دی۔ ایک پیڑ کے نیچے
مایوس ہو کر لیٹ رہا کہ یہیں مر جاؤں گا۔ آنکھ لگ گئی۔ جاگا تو کیا دیکھتا ہے کہ ناق
سرہانے کھڑا ہے۔ اس کے ملنے کی وہ خوشی ہوئی کہ بیساختہ پکار اٹھا۔ الٰہی! تو میرا بند
اور میں تیرا خدا۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں شدت فرحت سے بہک گیا۔ فرماتے ہیں
جب بندہ توبہ کرتا ہے اللہ عزوجل اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے۔ جتنا یہ شخص اونٹنی ملنے
سے خوش ہوا۔ ”البخاری ومسلم فی صحیحهما بالفاظ عدیدة عن
عدة من الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنهم والغرض یتعلق باحد
الفاظ مسلم عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال
رسول اللہ ﷺ للہ اشد فرحاً بتوبة عبده حین یتوب الیه من
احدكم كان علی شجرة فافسطجع فی ظلها قد ایسمن راحلته
فبینما هو كذلك اذ هو بها قائمة عنده فاخذ بخطامها ثم قال من
شدت الفرح اللهم انت عبدی وانا ربك اخطاء من شدة
الفرح۔“

یہاں تو نری فرحت ہی فرحت تھی۔ جس نے ایسا بے اختیار کر دیا کہ کہتا کچھ

ہے اور زبان سے نکلتا کچھ ہے۔ حضرات اولیائے کرام نفعنا اللہ تعالیٰ بہم کو ان تجلیات کے وقت نہ صرف فرحت بلکہ مشاہدہ جلال و جمال میں وہ استغراق ہوتا ہے جو اس فرحت ولذت بلکہ اپنی ذات سے بھی غافل کر دیتا ہے۔ مولانا قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

کل شیء قالہ غیر المفیق ان تکلف او تصلف لا یلیق

لا تکلفنی فانی فی الفنا کلت افہامی فلا احصی ثنا

ہرچہ میگوید موافق چوں نبود چوں تکلف میک نالائق نمود

من چہ گوئیم یک رگم ہشیار نیست شرحِ آں یارے کہ اورا یار نیست

اس وقت جو کچھ بیخودانہ ان کی زبان سے نکلے وہ آپ نہیں جانتے کہ ہم کون ہیں؟ کہاں ہیں؟ کیا کہتے ہیں؟ اگر انت الحق یا سبحنک ما اعظم شانک کی جگہ انا الحق اور سبحان ما اعظم شانی زبان سے نکلے یہ عجب ہے۔ جس طرح حضور اقدس ﷺ نے اس بندے کا اللھم انت ربی وانا عبدک کے عوض انت عبدی و انا ربک کہنا نقل فرمایا۔ اسکا عذر ارشاد فرمایا کہ اخطا من شدۃ الفرح شرعاً نہ اس پر مواخذہ نہ اس پر عتاب۔

کہ سلطان نگیر خراج از خراب

حکایت: سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایک چرواہا جنگل میں اللہ کو مخاطب کر کہہ رہا تھا کہ نیچے اتر آؤ میں آپ کی مٹھیاں بھروں آپ کو تیل لگاؤں اور خوب

تبصرہ اویسی غفرلہ

سیدنا اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واقعہ دندان شکنی کا ثبوت متعدد کتب میں
موجود ہے۔اس کا تسلیم کرنا اصول شرعی کے مطابق ہے۔اس کے منکرین کے جوابات
تفصیل سے گزر چکے ہیں۔اس کا تعلق ایک ولیء کامل بلکہ محبوب حبیب کبریاﷺ سے
ہے۔اس میں طعن وتشنیع کا مورد ٹھہرانا اپنی تباہی کے سوا کچھ نہیں۔یہ واقعہ فضائل میں
سے ہے جس کے ثبوت کیلئے شہرت وتداول وتعدد بیانات کافی ہیں۔

بقول امام اعلیٰ حضرت قدس سرہ بالجملہ ایسی جگہ اتنا ثبوت کفایت کرتا
ہے۔اسانید صحیحہ متصلہ یا تواتر حقیقی کی ضرورت نہیں۔

روایت دندان شکنی

یہ روایت محدثین کرام کے شرائط پر صحیح اور مستند نہ ہوتو کوئی حرج نہیں۔کیونکہ
اہل حدیث کا یہ ارشاد بھی ہے اور قاعدہ کلیہ بھی۔شرائط پر کسی حدیث کا صحیح نہ ہونا نفس
مضمون سے انکار بھی صحیح نہیں۔کیونکہ ممکن ہے کہ وہ دوسرے طریقہ سے صحیح ہو۔مثلاً
کشف والہام سے یا ان راویوں سے جن کا ہمیں علم نہ ہو یا وہ ہمارے نزدیک غیر مستند
ہوں لیکن درحقیقت وہ مستند اور معتمد ہوں۔اسی لئے ایسی روایت کا انکار کرنا بدقسمتی اور
محرومی کی علامت ہے۔مذکورہ بالا روایات کو مولانا روم جیسے اکابر نے نقل کیا ہے۔فلہٰذا
انکار محرومی وبدقسمتی اور پھر بدبختی کی علامت بیّن ہے۔

ائدہ:------- ☆ کشف والہام اگرچہ اہل شرح کیلئے حجت نہیں یعنی ان کے احکام ومسائل کا استنباط نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن صوفیاء کے نزدیک کشف والہام حجت ہے۔(حاشیہ نبراس شرح عقائد)

اور آج تک تمام اولیاء وعلماء آپ کے دانتوں کی موجودگی کے قائل ہیں، جو رکات کے طور پر آج بھی بادشاہی مسجد لاہور میں موجود ہیں۔ بلکہ اس پتھر کی موجودگی ت ہے۔ چنانچہ صاحب سہیل یمنی لکھتے ہیں:

کہ منقول ہے کہ وہ پتھر جس سے جناب سیدنا خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ نے اپنے دندان مبارک توڑے تھے، آپ کے مزار یمن کے ایک دریچے میں موجود ۔(واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب)

آخری گزارش:

نہ صرف آج سیدنا خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات ومتعلقات کے اختلاف ہے بلکہ ان کی موجودگی اور خیر القرون سے اختلاف تھا اور آپ کے متعلق ومتعلقات کے اختلاف کرنے والے بڑی قدآور شخصیات تھیں۔ تو اس کا جواب والے بھی دین کے ستون تھے۔ آج بھی اگر کوئی مقرر یا کوئی اور شخص معترض ہے تو اللہ فقیر جیسے خدام اُویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدلل ومحقق جواب پیش کر سکتے تابعین کے مصنف نے لکھا یہ عجیب حیرت انگیز امر ہے کہ ''خیر التابعین'' کے ان

تھی کہ بعض خواص کے علاوہ خود ان کے اہل وطن تک ان سے واقف نہ تھے اور جو لوگ
جانتے بھی تھے وہ محض ایک وارفتہ مزاج سودائی کی حیثیت سے۔ایسی حالت میں ا
عہد کے بعض علماء کا ان سے واقف نہ ہونا کوئی تعجب انگیز نہیں کہ علماء کی واقفیت کیل
علمی اور عملی امتیاز ضروری تھا۔

لیکن بہر حال ان کی شخصیت چھپنے والی نہ تھی۔اس لئے بہت سے خواص پر ا
کی حقیقت آشکارا ہو گئی۔جس کے حالات اوپر گزر چکے ہیں۔پھر جب ہم کت
احادیث وطبقات پر نظر ڈالتے ہیں تو صحیح مسلم تک میں ان کے مستقل فضائل
ہیں۔بلکہ حدیث کی کتابو ں میں ان کے حالات طبقات ورجال سے زیا
ہیں۔حدیث کی حسب ذیل کتابوں میں ان کے حالات ہیں یا کسی نہ کسی حیثیت
ان کا ذکر آیا ہے۔

1۔ مسند احمد بن حنبل 2۔ صحیح مسلم 3۔دلائل بیہقی
4۔ حلیۃ الاولیاء ابو نعیم 5۔ مسند ابو یعلی 6۔مسند ابوعوانہ
7۔ مستدرک حاکم وغیرہ۔

ان میں سے اکثر کے حوالہ جات حافظ ابن حجر نے اصابہ میں د
ہیں۔طبقات ورجال کی کتابوں میں ان کا ذکر کم ہونے کا سبب یہ ہے کہ ان میں عم
انہی لوگوں کے تفصیلی حالات ہیں جن کا تعلق علمی یا عملی دنیا سے رہا ہے۔پھر بھی تہذ

التہذیب، میزان الاعتدال، لسان المیزان، طبقات ابن سعد، اصابہ اور اسد الغابہ میں ان کے حالات موجود ہیں۔ پھر جن علماء نے ان کے وجود کے انکار کی روایتیں نقل کی ہیں انہیں خود ان پر اعتماد نہیں ہے اور وہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی شخصیت کو مانتے ہیں۔ چنانچہ حافظ ابن حجر امام مالک کے انکار کی روایت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ ان کی (اُویس قرنی) شہرت اور ان کے حالات اتنے ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے ان کے وجود میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ (اصابہ ص 118، ج 1)

☆..... ان بیانات کے بعد حضرت سیدنا خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت میں کوئی شک وشبہ نہیں رہ جاتا۔ تذکروں میں ان کے حالات بہت ملتے ہیں۔

☆..... اور یہ ایک حقیقت ہے کہ سیدنا خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود کو مخفی رکھنے کی کوشش فرمائی۔ خیر القرون سے لیکر تا حال جتنی شہرت تابعین میں حضرت سیدنا خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہے کسی اور تابعی بزرگ کو نصیب نہیں۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابوالصالح علامہ

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

تحریک اویسیہ پاکستان کے اغراض و مقاصد

- غلبہ اسلام کیلئے عملی جدوجہد کرنا
- عقیدہ اہلسنت کی تبلیغ واشاعت
- شریعت محمدی ﷺ کے مطابق درس وتصوف
- سیدنا خواجہ اویس قرنیؓ ومشائخ اسلام کی سیرت وافکار کا تعارف
- سلسلہ عالیہ اویسیہ کی ترقی وترویج

آیئے

تحریک اویسیہ پاکستان کے اس مقدس مشن کی تکمیل کیلئے خود بھی شامل ہوں اور دوست احباب کو ساتھ ملا کر دنیاوی واخروی برکات حاصل کریں۔

مرکزی دفتر: آستانہ عالیہ اویسیہ علی پور چٹھہ شریف ضلع گوجرانوالہ پاکستان

موبائل مرکزی امیر: 0300-7449655 موبائل مرکزی ناظم اعلیٰ: 0300-6491308